9668-گنہگار کو معصیت کرنے کی اجازت دینا

سوال

میرے گھر والے فرمان نبوي (تجارت تنخواہ سے افضل ہے) پر عمل کرتے ہوئے تجارت کے لیے ایک ہوٹل بنانا چاہتے ہیں، لیکن اس میں مشکل یہ ہے کہ اس کاروبار کو کامیاب بنانے کے لیے گاہکوں کو شراب پیش کرنا لازم ہے، اس لیے کہ یہ حرام ہے ہم نے یہ کام کرنے سے اجتناب کیا ہے، لیکن ہمارے ایک دوست نے اس مشکل سے نکلنے کے لیے درمیانہ حل نکال کر ایک تجویز پیش کی ہے کہ گاہک اپنے ساتھ خود شراب لے کر آئیں، تو اس حالت میں ہماري جانب سے شراب کی خرید وفروخت نہیں ہوگی اور نہ ہی گاہکوں کو پیش کی جائے گی اس بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

پہلی بات تو یہ ہے
کہ سوال کرنے والے بھائی نے حدیث کا ذکر کیا ہے کہ "تجارت تنخواہ سے افضل ہے" اور اسی طرح کی ایک اور حدیث بھی پیش کی جاتی ہے "رزق کا نواں حصہ تجارت میں ہے" یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف الجامع (2434) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

دوم :

آپ کے دوست نے جو تجویز پیش کی ہے کہ
ہوٹل میں گاہک اپنے ساتھ شراب لے کر آئیں، یہ تجویز شرعی طور پر باطل ہے، اور یہ بہت بري نصیحت ہے یا تو تمہیں قصدا نقصان اور ضرر دینے کے لیے ہے یا پھر کسی جاہل کی جانب سے ہے جو اللہ تعالی کا حکم بالکل نہیں جانتا.

یہ اس لیے کہ تم اپنے ہوٹل کے اللہ
تعالی کے ہاں جواب دہ ہو، اور تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ اس میں گناہ اور معصیت کے ارتکاب کی اجازت دو، اور کسی مسلمان کو بھی شراب کے حرام ہونے میں کوئی ذرا برابر شک نہیں، اور یہ بہت بڑي برائی ہے، لھذا اس برائی کے متعلق آپ کا موقف کیا ہے ؟
حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں سے جو کوئی بھی برائی دیکھے
اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر استطاعت نہیں تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو اپنے دل سے روکے) صحیح مسلم حدیث (49).

توکیا آپ نے آپ نے یہ برائی اپنے ہاتھ
سے روکی ؟ اور کیا آپ نے یہ برائی اپنی زبان سے روکی ؟

اورایک دوسري بات یہ ہے کہ :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو شخص اللہ تعالی اوریوم آخرت پر
ایمان رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب چل رہی ہو) جامع ترمذي حدیث
نمبر (2801) .

اس حدیث کے شواھد بھی جن سے یہ صحیح ہوجاتی
ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباري (250/9) میں اسے صحیح قرار دیا
ہے .

آپ یہ نہ بھولیں کہ یہ دسترخوان آپ
کا اور آپ کے ہوٹل میں ہے ، اور صرف حقیقی بیٹھنا ہی مراد نہیں بلکہ اگر یہ کام کسی
دوکان یا ایک ہوٹل میں ہو ، تو تم ان کے ساتھ گناہ میں شریک ہو تو پھر جب جگہ اور ہوٹل
بھی تمہارا ہو تو پھر کیسے ؟

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی
کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ
کفر کرتے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس
کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں ، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو }** النساء (140)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی : جب تم نہی پہنچ جانے کے بعد اس
کے مرتکب ہوئے اور ان کے ساتھ اس جگہ جہاں اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اور مذاق کیا
جارہا ہو بیٹھنے پر راضی ہوئے اور انہیں اسی پر رہنے دیا تو تم بھی اس میں شریک ہو جس طرح
وہ ہیں ، اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

{بلاشبہ تم بھی انہی جیسے ہو}.

گناہوں میں جیسا کہ حدیث میں آیا
ہے کہ :

جو بھی اللہ تعالی اور یوم آخرت پر
ایمان رکھتا ہے وہ اس دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب چل رہی ہو"

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (1/567-
568).

ایک اور معاملہ :

اگر کوئی سائل یہ سوال کرے کہ وہ
کمائی کرنے کے لیے ہوٹل کھولنا چاہتا ہے تو ایک نصیحت کرنے والے نے اسے نصیحت کی کہ وہ آدمی کو اس کی اجازت دے کہ وہ کسی عورت کو بھی اپنے ساتھ لائے تا کہ وہ اس ہوٹل میں اس کے ساتھ سو سکے، اور یہ طریقہ ایسا ہے کہ اس سے بہت سے گاہک اس طرف کھنچے چلے آئیں گے تو کیا آپ اس طرح کی نصیحت پر اس کی موافقت کریں گے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا قطعا نہیں
ہوسکتا.

اور اسی طرح جس نے تمہیں یہ کہا ہے
کہ اگر تم کمائی اور روزي چاہتے ہو تو گاہکوں کو اپنے ساتھ شراب لانے کی اجازت دے دو، کوئی فرق نہیں دونوں حالتوں میں آپ نے نہ تو شراب پیش کی اور نہ ہی عورت، لیکن آپ نے یہ اجازت تو دي کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے اور آپ کی دوکان میں حرام کام کا ارتکاب کیا جائے.

تو اس بنا پر آپ کے لیے حرام ہے کہ آپ
کسی کو اپنے ہوٹل میں ایسی چیز لانے اور شراب نوشی کرنے کی اجازت دیں جو اللہ تعالی نے حرام کردي ہے.

فرمان باري تعالی ہے :

.{اور جو بھی اللہ تعالی کا تقوی اور
پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اسے
روزی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا}. الطلاق (2-3)

لھذا تمہیں لوگوں کی باتیں دھوکہ میں
ڈال دیں کہ تمہیں اس وقت روزی ہی نہی مل سکتی جب تک تم ان حرام کاموں کی اپنے ہوٹل
میں اجازت نہیں دوگے، کیونکہ اس طرح کے لوگ آپ کے خیر خواہ نہیں یا پھر وہ خیر خواہی
چاہتے ہیں لیکن اس کی راہ بھٹک گئے ہیں.

واللہ اعلم.